بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

جمع وترتیب

مولانا محمد رضوان عزیز صاحب حفظہ اللہ

مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مسؤول شعبہ

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر

Cell =0332-4000744=Ikrash313@gmail.com

وضع الیمین علی الشمال فی الصلوۃ تحت السرۃ

[نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا]

مذہب اہل السنت والجماعت احناف:

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے۔ کیونکہ اس میں تعظیم زیادہ ہے۔(الھدایہ ج:1ص: 100،101)

مذہب غیر مقلدین :

نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا سنت ہے جو کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔(نماز نبوی البانی ص:77، بارہ مسائل عبد الرحمن خلیق ص:52)

اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے سے نماز نہیں ہوتی۔(قول حق مولوی محمد حنیف فرید کوٹی ص21 بحوالہ مجموعہ رسائل ج:1ص:325)

فائدہ:

اہل السنۃ والجماعۃ احناف کے ہاں ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر، انگوٹھے اور چھنگلیا سے بائیں ہاتھ کے گٹے کو پکڑتے ہوئے تین انگلیاں کلائی پر بچھا کر ناف کے نیچے رکھتے ہیں۔ کتاب الآثار میں ہے:

قال محمد: و یضع بطن کف الایمن علی رسغ الایسر تحت السرۃ فیکون الرسغ فی وسط الکف۔

[کتاب الآثار بروایۃ محمد ص ۲۴ رقم ۱۲۰]

علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

واستحسن کثیر من مشایخنا--- بأن یضع باطن کفه الیمنی علی کفه الیسری ویحلق بالخنصر والإبهام علی الرسغ

[عمدۃ القاری: ج۴ ص۳۸۹]

یہ موقف ان دلائل سے ثابت ہے:

۱: عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ الْیَدَ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِہِ الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوۃِ ۔

(صحیح البخاری ج 1ص 102باب وضع الیمنی علی الیسریٰ)

۲: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَاَ نْظُرَنَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَیْفَ یُصَلِّیْ ؟ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ قَامَ فَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی حَاذَتَا اُذُنَیْہِ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی ظَھْرِکَفِّہِ الْیُسْرٰی وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ ۔

(صحیح ابن حبان ص 577ذکر ما یستحب للمصلی رفع الیدین-- رقم الحدیث 1860،سنن النسائی ج1 ص141 باب موضع الیمین من الشمال فی الصلوۃ ،سنن ابی داؤد ج 1ص112 باب تفریع استفتاح الصلوۃ)

۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّا مَعْشَرَالْاَنْبِیَائِ اُمِرْنَااَنْ نُؤَخِّرَسُحُوْرَنَا وَنُعَجِّلَ فِطْرَنَاوَاَنْ نُمْسِکَ بِاَیْمَانِنَاعَلٰی شَمَائِلِنَا فِیْ صَلٰوتِنَا۔

(صحیح ابن حبان ص 555.554ذکر الاخبار عما یستحب للمرئ، رقم الحدیث 1770، المعجم الکبیر للطبرانی ج 5ص233 رقم الحدیث 10693،المعجم الاوسط ج 3ص 179 رقم الحدیث 4249)

۴: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَضَعَ یَمِیْنَہٗ عَلٰی شِمَالِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ۔

((مصنف ابن ابی شیبۃ ج3 ص322،321، وضع الیمین علی الشمال،رقم الحدیث 3959)

محمد رضوان عزیز

دلائل اہل السنۃ والجماعت:

قرآن مع التفسیر:

روی الامام الحافظ المحدث ابو بکر الاثرم المتوفی273ھ قال حدثنا ابو الولید الطیالسی قال حدثنا حماد بن سلمۃ عن عاصم الجحدری عن عقبۃ بن صبہان سمع علیا یقول فی قول اللہ عزوجل فصل لربک والنحر قال وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ تحت السرۃ۔

(سنن الاثرم بحوالہ التمہید لابن عبد البر ج:8 ص:164)

توثیق رواۃ:

1: امام ابو بکر الاثرم احمد بن محمد بن ہانی: ثقہ ، حافظ ، لہ تصانیف ۔(تقریب التہذیب ص:122رقم الترجمہ 103)

2: امام ابو الولید الطیالسی المتوفی 227ھ نام ہشام بن عبد الملک الباھلی یہ صحاح ستہ کے راوی ہیں ائمہ نے ان کو ثقہ ، ثبت قرار دیا ہے۔ (تقریب التہذیب ص:603،رقم الترجمہ 7301)

3: حماد بن سلمہ المتوفی 167ھ یہ صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے راوی ہیں ائمہ نے ان کو شیخ الاسلام الحافظ صاحب السنۃ وغیرہ قرار دیا ہے ۔(تذکرۃ الحفاظ ج:1ص:151،رقم الترجمہ 197)

4: امام عاصم الجحدری المتوفی 129ھ ائمہ نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔(الجرح والتعدیل للرازی ج:6ص؛456،رقم الترجمہ 11176)

5: امام عقبہ بن صبھان المتوفی 75ھ او82ھ یہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے راوی ہیں۔ائمہ نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ (تقریب التہذیب ص:425رقم الترجمہ 4640)

6: امام سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ صحابی رسول وداماد رسول ہیں۔

7: امام ابن عبد البر مالکی المتوفی 463یہ مشہور مالکی امام ہیں ائمہ نے ان کو شیخ الاسلام حافظ المغرب قرار دیا ہے(تذکرۃ الحفاظ ج:3ص:217،رقم الترجمہ 1013)

تو یہ روایت ثقہ عن ثقہ سے مروی ہے لھذا اصول کی رو سے یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔

اعتراض:

امام ابن عبد البر کی ولادت تقریباً370 ہجری میں ہے اور امام ابو بکر الاثرم کی وفات 273 میں ہے یعنی دونوں کے درمیان تقریباً100 سال کا فاصلہ ہے تو یہ روایت منقطع ہوئی جو کہ حجت نہیں ؟

جواب:

اولاً امام ابن عبد البر نے یہ روایت امام ابو بکر الاثرم کی کتاب سے نقل کی ہے اس کے لئے اتصال ضروری نہیں جس طرح آج کوئی بندہ بخاری شریف سے دیکھ کر روایت ذکر کرے۔

ثانیاً: امام ابن عبد البر نے اپنی کتاب التمہید میں کئی مقامات پر امام ابو بکر الاثرم تک سند کو ذکر فرمایا ہے۔

مثال : امام ابن عبد البر فرماتے ہیں"اخبر نی عبد اللہ ابن محمد یحیی قال حدثنا عبد الحمید ابن احمد البغدادی قال حدثنا الخضر بن داؤدقال حدثنا ابو بکر الاثرم ---الخ " (التمہید ج1ص78) تو امام ابن عبد البر سے لے کر امام ابو بکر الاثرم تک سند کا اتصال بھی موجود ہے لھذا یہ روایت بالکل صحیح ہے۔

محمد رضوان عزیز

احادیث مرفوعہ

حدیث نمبر1:

" حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلاَةِ تَحْتَ السُّرَّةِ "

(مصنف ابن ابی شیبہ ج:1 ص:427 ،رقم الحدیث 6،باب وضع الیمین علی الشمال)

اعتراض:

اس روایت میں تحت السرہ کالفظ مدرج ہے احناف نے خود یہ لفظ بڑھایاہے ابن ابی شیبہ کے کئی نسخوں میں یہ لفظ نہیں۔

جواب:

تحت السرہ کالفظ کئی نسخوں میں موجود ہے۔

1:**نسخہ امام قاسم بن قطلوبغا الحنفی**(درہم الصرہ ص82)

2:**نسخہ شیخ محمد اکرم نصرپوری**(درہم الصرہ ص82)

3:**نسخہ شیخ عبدالقادر مفتی مکہ مکرمہ**(درہم الصرہ ص82)

4:**نسخہ شیخ عابد سندھی:اس کاعکس مصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ ج3 میں موجود ہے۔**

5:**نسخہ قبہ محمودیہ**(در الغرۃ ص24 بحوالہ تجلیات ج4ص4)

6:**امام محمد ہاشم سندھی فرماتے ہیں:**منہا لفظۃ "تحت السرۃ" وقد وجدت بہی فی ثلاث نسخ من مصنف ابی بکر بن ابی شیبۃ(ترصیع الدرۃ ص4ومصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ)

ترجمہ:ان میں ایک لفظ"تحت السرۃ" **ہے،میں نے خود یہ لفظ مصنف ابن ابی شیبہ کے تین نسخوں میں پایاہے۔**

7:**شیخ محمد عوامہ کی زیر نگرانی مدینہ منورہ سے 26 جلدوں میں طبع ہونے والی مصنف ابن ابی شیبہ میں "تحت السرۃ" کے الفاظ موجود ہیں۔**(ج3ص320 تا 322)

8:**نسخہ شیخ محمد مرتضیٰ الزبیدی:اس کاعکس ملاحظہ ہو مصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ ج3**

9:**نسخہ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ فیصل آباد:**(ج1ص427رقم6باب وضع الیمین علی الشمال)

لہذا تحت السرہ کالفظ مدرج نہیں بلکہ ابن ابی شیبہ کے اکثر نسخوں میں ثابت ہے۔

حدیث نمبر 2:

عن علی رضی اللہ عنہ قال ثلاث من اخلاق الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم تعجیل الافطار وتاخیر السحور ووضع الکف علی الکف تحت السرہ۔

(مسند زید بن علی ص:204 ،205،باب الافطار)

فائدہ: **یہ سند اہل بیت کی سند ہے۔**

حدیث نمبر 3:

" حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ السُّوَائِيِّ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مِنْ سُنَّةِ الصَّلاَةِ وَضْعُ

الأَيْدِي عَلَى الأَيْدِي تَحْتَ السُّرَرِ "(مصنف ابن ابی شیبہ ج:1 ص:427 رقم الحدیث 13)

فائدہ: صحابی جب سنت کا لفظ مطلق بولے تو مراد حضور کی سنت ہوتی ہے۔ تصریح ائمہ:

1: وهكذا قول الصحابى رضى الله عنه من السنة كذا فالاصح انه مرفوع۔(**النکت علی کتاب ابن الصلاح ص:187**)

2: "قال الشافعى: واصحاب النبى صلى الله عليه وسلم لا يقولون بالسنة والحق الا لسنة رسول لله صلى الله عليه وسلم" (كتاب الام ج:1 ص:479)

3: وقول على رضى الله عنه : ان من السنة ، هذا الفظ يدخل فى المرفوع عندهم ، وقال ابو عمر فى (التفصى)واعلم ان الصحابى اذا اطلق اسم السنة فالمراد به سنة النبى صلى الله عليه وسلم۔(**عمدۃ القاری ج:4 ص:389**)

4: واعلم ان لفظة السنة يدخل فى المرفوع عندهم ۔(**نصب الرایہ ج:1 ص:393**)

5: **اور یہ بات اصول حدیث میں واضح ہے کہ جب صحابی کسی امر کے بارے میں کہے کہ یہ سنت ہے تو اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی ہوتی ہے (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج:2 ص:142 مبشر ربانی)**

شبہ:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی عبد الرحمن بن اسحاق الکوفی راوی ہے جو کہ ضعیف ہے۔

جواب نمبر 1:

محدثین کا اصول ہے کہ اگر کسی حدیث سے مجتہد استدلال کرلے وہ حدیث صحیح شمار ہوتی ہے:

1: **علامہ ابن الہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** المجتهد اذا استدل بحديث كان تصحيحاً له۔
(التحرير لابن الهمام بحوالہ رد المحتار: ج7 ص83)

2: **علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:** وقد احتج بهذا الحديث احمد وابن المنذر وفى جزمهما بذالک دليل على صحته عندهما۔(التلخيص الحبير لابن حجر،ج: 2،ص:143 تحت رقم الحديث 807)

3: **محدث وفقیہ علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** فى جز م كل مجتهد بحديث دليل على صحته عندهٔ (قواعد فى علوم الحديث ،ص:58)

اس اصول کے تحت درج ذیل ائمہ نے اس روایت سے استدلال کیا ہے جو دلیل ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔

1: **امام اسحاق بن راہویہ م 238ھ** (الاوسط لابن المنذر ج3ص94)

2: **امام احمد بن حنبل م 241ھ** (مسائل احمد برواية ابى داود ص31)

3: **امام ابو جعفر الطحاوی م 321ھ** (احكام القرآن للطحاوى ج1ص187)

4: **امام ابو بکر الجصاص الرازی م 370ھ** (احكام القرآن ج3ص476)

5: **امام ابو الحسین القدوری م 428ھ** (التجريد للقدورى ج1ص479)

6: **امام ابو بکر السرخسی م 490ھ** (المبسوط للسرخسى ج1ص24)

7: **امام ابو بکر الکاسانی م 578ھ** (بدائع الصنائع ج1ص469)

8: **امام المرغینانی م 593ھ** (الهدايہ ج1ص86)

9:علامہ ضیاء الدین المقدسی م 643ھ(الاحادیث المختارہ ج3ص 387،386)

10:امام ابو محمد المنبجی م686ھ(اللباب فی الجمع بین السنۃ و الکتاب: ج1 ص247)

11:علامہ ابن القیم م 751ھ(بدائع الفوائد: ج3 ص73)

جواب نمبر2:

غیر مقلد مولوی علی زئی صاحب لکھتے ہیں: روایت کی تصحیح و تحسین اس کے ہر ہر راوی کی توثیق ہوتی ہے۔(مقدمہ جزء رفع یدین :ص14 مترجم)

ہم ان محدثین و مؤلفین کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے ان احادیث کو صحیح یا حسن کہا ہے جن میں راوی مذکور عبد الرحمن بن اسحاق ہے، تو مذکورہ قاعدہ کی رو سے یہ اس راوی کی توثیق ہو گی۔

امام ترمذی: حسن(ترمذی رقم3563)

امام حاکم: صحیح الاسناد(مستدرک حاکم رقم1973کتاب الدعاء والتکبیر)

امام ذہبی: صحیح الاسناد(مستدرک حاکم رقم1973کتاب الدعاء والتکبیر)

امام ضیاء الدین مقدسی: (الاحادیث المختارہ ج3ص 387،386)

تنبیہ: علی زئی صاحب کے نزدیک ضیاء مقدسی کا کسی حدیث کی تخریج کرنا اس حدیث کی صحت کی دلیل ہے۔(تعداد رکعت قیام رمضان ص23)

4:ناصر الدین البانی غیر مقلد: حسن(ترمذی رقم3563، باحکام الالبانی)

جواب نمبر3:

غیر مقلدین امام عبد الرحمٰن بن اسحاق پر جرح تو نقل کرتے ہیں لیکن جن محدثین نے ان کی تعدیل و توثیق کی ہے ان کا ذکر کرنا نہیں کرتے، ہم ان کی تعدیل و توثیق پیش خدمت ہے:

1:امام احمد بن حنبل: صالح الحدیث (مسائل احمد بروایۃ ابی داود ص31)

یاد رہے کہ "صالح الحدیث" الفاظِ تعدیل میں شمار کیا گیا ہے(قواعد فی علوم الحدیث ص249)

2:امام عجلی: ثقات میں شمار کیا ہے۔(معرفۃ الثقات ج2ص72)

3:امام ترمذی: اس کی حدیث کو حسن کہا۔(ترمذی رقم3563)

4:امام مقدسی: اس کی حدیث کو صحیح قرار دیا۔(الاحادیث المختارہ ج3ص 387،386)

5:امام بزار: صالح الحدیث(مسند بزار تحت حدیث رقم696)

6:محدث عثمانی: اس کی حدیث حسن درجہ کی ہے۔(اعلاء السنن ج2ص193)

یاد رہے کہ اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ جس راوی پر جرح بھی ہو اور محدثین نے اس کی تعدیل و توثیق بھی کی ہو تو اس کی حدیث "حسن" درجہ کی ہوتی ہے۔(قواعد فی علوم الحدیث: ص75)

تو اصولی طور پر یہ راوی حسن الحدیث درجے کا ہے، ضعیف نہیں۔ لہذا یہ روایت صحیح و حجت ہے، اعتراض باطل ہے۔

محمد رضوان عزیز

حدیث نمبر4:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ النُّبُوَّۃِ تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَ تَاخِیْرُ السُّحُوْرِ وَوَضَعُ الْیَدِالْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ۔
[الجوہر النقی علی البیہقی ج2 ص32]

شبہ:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اس روایت کا ایک راوی سعید بن زَرْبی پر مجروح ہے۔

جواب:

اولاً---سعید بن زَرْبی پر اگرچہ کلام کیا گیا ہے لیکن شاہد اور مؤیدات کی بناء پر یہ روایت صحیح شمار ہو گی۔

شاہد: عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ- صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْھِمْ- تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَ تَاخِیْرُ السُّحُوْرِ وَوَضَعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ تَحْتَ السُّرَّۃِ۔
(مسند زید بن علی ص:204 ،205،باب الافطار)

ثانیاً---اس روایت کی معنوی تائید حدیثِ علی رضی اللہ عنہ اور حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بھی ہوتی ہے۔[مصنف ابن ابی شیبۃ،باب وضع الیمین علی الشمال،رقم الحدیث 3966،رقم الحدیث 3959]

ثالثاً---جامع الترمذی کی ایک روایت کو ناصر الدین البانی صاحب غیر مقلد نے صحیح قرار دیا ہے اور اس میں یہی سعید بن زربی موجود ہے(دیکھیے جامع الترمذی باحکام الالبانی: رقم3544، باب خلق اللہ مائۃ رحمۃ، مکتبہ شاملہ)

خلاصہ یہ کہ یہ روایت مؤیدات اور شاہد کی بناء پر صحیح ہے، وللہ الحمد

احادیث موقوفہ

1: " حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ قَالَ السُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلاَةِ تَحْتَ السُّرَّةِ"(سنن ابی داود ج:1 ص:117، باب وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلوۃ)

2: عن ابی جحیفۃ عن علی قال ان من السنۃ فی الصلوۃ المکتوبۃ وضع الایدی علی الایدی تحت السرۃ۔(الاحادیث المختارہ ج:2 ص:387 رقم الحدیث 772)

3: عن ابی جحیفۃ عن علی قال ان من السنۃ فی الصلوۃ وضع الکف علی الکف تحت السرۃ۔(الاحادیث المختارہ ج:2 ص:386،387 رقم الحدیث 771)

4: "حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْذُ الأَكُفِّ عَلَى الأَكُفِّ فِي الصَّلاَةِ تَحْتَ السُّرَّةِ."(سنن ابی داود ج:1 ص:117، التمھید ج:8 ص:164)

احادیث مقطوعہ

1: امام ابراہیم نخعی کے متعلق آتا ہے کہ:
انہ کا ن یضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسری تحت السرۃ

(کتاب الآثار بروایت امام محمد ص24 رقم الحدیث 121، مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص427 رقم 7)

2: امام ابو مجلز:
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ ، أَوْ سَأَلْتُهُ ، قَالَ : قُلْتُ : كَيْفَ يصْنَعُ ؟ قَالَ : يَضَعُ بَاطِنَ

كَفِّ يَمِينِهِ عَلَى ظَاهِرِ كَفِّ شِمَالِهِ ، وَيَجْعَلُهَا أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ."۔(مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص427رقم10)

ائمہ مجتہدین

1: امام اعظم فی الفقہاء سیدنا امام ابو حنیفہ تابعی رحمہ اللہ [کتاب الآثار بروایت امام محمد ص24]

2: امام سفیان ثوری:

ثم یضع یدہ الیمنی علی رسغ الید الیسریٰ تحت السرۃ [فقہ سفیان ثوری ص561]

3: امام سیدنا ابو یوسف القاضی [احکام القرآن للطحاوی ج1ص185]

4: امام محمد بن حسن الشیبانی فرماتے ہیں:

ینبغی للمصلی اذا قام فی صلواتہ ان یضع باطن کفہ الیمنی علی رسغ الیسریٰ تحت السرۃ [موطا امام محمد ص160]

5: امام اسحاق بن راہویہ [شرح مسلم للامام النووی ج1ص173]

6: امام احمد بن حنبل: وان کانت تحت السرۃ فلا باس بہ۔ [التمہید ج8ص162]

غیر مقلدین کا ایک عمومی شبہ:

احناف ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کو سنت کہتے ہیں تو آپ کی عورتیں خلاف سنت نماز پڑھتی ہیں کیونکہ وہ سینہ پر ہاتھ باندھتی ہیں۔

جواب:

عورت کے بارے میں فقہاء کا اجماع ہے کہ وہ قیام کے وقت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی۔

علامہ عبد الحئی لکھنوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وَاَمَّا فِیْ حَقِّ النِّسَاءِ فَاتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّ السُّنَّۃَ لَھُنَّ وَضْعُ الْیَدَیْنِ عَلَی الصَّدْرِ لِاَنَّھَا اَسْتَرُ لَھَا۔
(السعایۃ ج 2ص156)

سلطان المحدثین ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَ الْمَرْاَۃُ تَضَعُ [یَدَیْھَا]عَلٰی صَدْرِھَا اِتِّفَاقًا لِاَنَّ مَبْنٰی حَالِھَا عَلَی السَّتْرِ۔

(فتح باب العنایۃ: ج1 ص243 سنن الصلوۃ)

غیر مقلدین کے مذہب کا علمی جائزہ

:1

عن ابی الْحَرِيشِ الْكِلاَبِىُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْجَحْدَرِىُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ كَذَا قَالَ إِنَّ عَلِيًّا رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِى هَذِهِ الآيَةِ (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) قَالَ : وَضْعُ يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى وَسْطِ يَدِهِ الْيُسْرَى ، ثُمَّ وَضْعُهُمَا عَلَى صَدْرِهِ."

(سنن الکبریٰ للبیہقی ج:2ص:30)

جواب:

اس روایت کی سند میں ایک راوی ابو الحریش الکلابی ہے جو کہ مجہول ہے اسی وجہ سے زبیر علی زئی نے لکھا ہے کہ "ابو الحریش کا ثقہ و صدوق ہونا ثابت نہیں ہماری تحقیق میں یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے "(الحدیث شمارہ نمبر7ص:33)

:2

" أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ الْبُخَارِيِّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) قَالَ : وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلاَةِ عِنْدَ النَّحْرِ "(سنن الکبریٰ للبیہقی ج:2ص:31)

جواب : اس روایت کی سند میں کئی راوی ایسے ہیں جو سخت ضعیف و مجروح ہیں:

1: یحیی بن ابی طالب:

ان کے متعلق ائمہ کے اقوال درج ذیل ہیں:

۱: قال موسیٰ بن ہارون: اشهد انه یکذب

(تاریخ بغداد ج:12ص:203رقم الترجمہ 7513)

۲: قال الآجری: خط ابو داود سلیمان بن الاشعث علی حدیث یحییٰ بن ابی طالب۔

(تاریخ بغداد ج:12ص:203،لسان المیزان ج:6ص:263)

2: روح بن المسیب:

ان کے متعلق ائمہ کی آراء یہ ہیں:

ا: قال ابن حبان: یروی عن الثقات الموضوعات ویقلب الاسانید ویرفع الموضوعات لاتحل الروایۃ عنہ۔

(کتاب الضعفاء والمتروکین ابن جوزی ج:1ص:289رقم الترجمہ 1251)

۲: قال ابن عدی: احادیث غیر محفوظ

(الکامل فی الضعفاء ج:3ص:58رقم الحدیث 664)

3: عمرو بن مالک النکری:

اس کے متعلق ائمہ کی یہ آراء ہیں:

۱: قال ابن عدی : منکر الحدیث عن الثقات ویسرق الحدیث ضعفه ابو یعلی الموصلی

(کتاب الضعفاء والمتروکین ابن جوزی ج:2ص:231رقم الترجمہ 2575)

۲: حافظ ابن حجر:"عمرو بن مالک یخطی ویغرب

(تھذیب التھذیب ج:5ص:86،رقم الترجمہ 6014)

۳: وذکرہ الذھبی فی الضعفاء (المغنی فی الضعفاء ج:2ص:151)

۴: قال ابن عدی: ولعمرو غیرہ ذکرت احادیث مناکیر یعضها سرقها من قوم ثقات

(الکامل لابن عدی ج:6ص:258۔259)

لھذا اب روایت سخت ضعیف ہے جو کہ صحیح روایات کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

:3

"أخبرنا أبو طاهر نا أبو بكر نا أبو موسى نا مؤمل نا سفيان عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر قال : صليت مع رسول الله صلى

اللہ علیہ و سلم ووضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسری علی صدرہ"۔(ابن خزیمہ ج:1ص:272،رقم الحدیث479)

جواب نمبر1:

اس کی سند میں ایک راوی مؤمل بن اسماعیل ہے جن کے متعلق بہت سارے ائمہ نے کلام یہاں تک کہا کہ امام بخاری نے اس کو منکر الحدیث فرماتے ہیں۔

ائمہ کی آراء ملاحظہ فرمائیں:

قال البخاری منکر الحدیث

(المغنی فی الضعفاء لذھبی ج:2ص:446،میزان العتدال لذھبی ج:4ص:417،تھذیب التھذیب ج:6ص:489)

قال ابو ذرعۃ: فی حدیثہ خطاء،

قال ابن حبان: ربمااخطاء،

قال ابن سعد: کثیر الغلط

قال ابن قانع: یخطی،

قال محمد بن نصر المروزی: المؤمل اذا انفرد بحدیث وحب یتوقف ویثبت فیہ لانہ کان سیئی الحفظ الغلط۔

(تھذیب التھذیب ج:6ص:489۔490)

امام ذھبی نے مؤمل کو ضعفاء میں ذکر فرمایا ہے۔ (المغنی ج:2ص:446)

حتی کے غیر مقلد عالم ناصر الدین البانی نے بھی کہا: اسنادہ ضعیف لان مؤملاوھو ابن اسماعیل سیئی الحفظ ۔

(حاشیہ ابن خزیمہ ج:1ص:272)

جواب نمبر 2:

اس روایت کی سند میں ایک راوی سفیان ثوری بھی ہے جنہوں عن سے روایت کرر کھی ہے اس سفیان کو علی زئی نے طبقہ ثالثہ کا مدلس کہاہے جس کی روایت بغیر تصریح سماع کے ضعیف ہوتی ہے(نورالعینین ص:134تا139)

لھذا یہ روایت سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے اس وجہ سے علی زئی نے بھی حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھ دیا:

"سفیان الثوری ثقہ مدلس ہیں،لہذا یہ سند ضعیف ہے" (نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام ص:37)

جواب نمبر 3:

حضرت سفیان ثوری خود ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے قائل ہیں۔(فقہ سفیان الثوری ص:561)

اور جب راوی کا اپنا عمل اپنی روایت کے خلاف ہو تو وہ روایت قابل عمل نہیں۔

اصول حدیث کا قاعدہ ہے: عمل الراوی بخلاف روایتہ بعد الروایۃ مما ہو خلاف بیقین یسقط العمل بہ عندنا۔

(المنار مع شرحہ ص190)

لہذا یہ روایت ساقط العمل ہے۔

:4

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَرَأَيْتُهُ قَالَ يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ (مسند احمد ج16ص102 رقم 21864)

محمد رضوان عزیز

جواب نمبر 1:

اس میں ایک راوی سماک بن حرب ہے جس پر بہت سارے ائمہ نے کلام کیا ہے۔

قال سفیان: انہ ضعیف ، کا ن شعبۃ یضعفہ۔

قال الامام احمد: سماک مضطرب الحدیث۔

و قال صالح: جزرہ یضعف ،وقال النسائی اذا انفرد باصل لم یکن بحجۃ لانہ کا ن یلقن فیتلقن ۔(میزان الاعتدال ج2ص216)

قال ابن عمار :یقولون انہ کا ن یغلط ویختلفون فی حدیثہ،

قال ابن المبارک: سماک ضعیف فی الحدیث ۔

قال ابن خراش: فی حدیثہ لین۔

قال بن حبان: یخطئ کثیراً۔(تہذیب ج3ص67-68)

ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ سماک بن حرب جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اسی وجہ سے امام ذہبی، امام ابن عدی، امام ابن جوزی اور امام عقیلی نے سماک کو ضعیفا بھی ذکر کیا ہے۔

(دیکھئے المغنی للذہبی ج1ص448، الکامل لابن عدی ج4ص641، کتاب الضعفاء والمتروکین لابن جوزی ج2ص26، کتاب الضعفاء الکبیر للبیہقی ج2ص178)

اور امام ابو القاسم الکعبی م319ھ نے سماک کو "باب فیہ ذکر من رموہ بانہ من اہل البدع واصحاب الاھواء" کے تحت ذکر کیا ہے۔

(دیکھئے قبول الاخبار و معرفۃ الرجال ج2ص381-390)

لہذا یہ ضعیف روایت تحت السرہ والی صحیح روایات کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

جواب نمبر 2:

اس میں دوسرا راوی قبیصہ بن ہلب ہے یہ عند الائمہ مجہول ہے:

قال ابن المدینی مجہول لم یرو عنہ غیر سماک قال النسائی مجہول۔(تہذیب التہذیب ج5ص326،325)

لہذا یہ روایت قبیصہ کی جہالت کی وجہ سے غیر مقبول ہے۔